



ترجمہ: رودیل اکبر

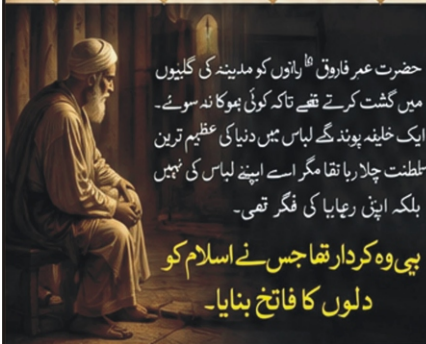


پروٹوکول کلچر اور قرضوں کا عذاب

اگست کا مہینہ آتے ہی پاکستان کی فضا سبز جلائی پر جموں سے سج جاتی ہے

گلیاں، بازار، دفاتر اور گھروں کی پچھتیں قومی پر جموں سے مزین ہو جاتی ہیں ملی نغمے فضا میں گونجتے ہیں، چیخ آزادی کی خوشیاں منانے ہیں اور ہر پاکستانی اپنے وطن سے محبت کا اظہار کرتا ہے مگر اس جشن کے شور میں ایک خاموش سوال بھی ہر درد دل رکھنے والے پاکستانی کے ضمیر کو جھنجھوڑتا ہے کہ کیا ہم نے ان لاکھوں شہداء، مہاجرین اور بزرگوں کی قربانیوں کا حق ادا کیا جنہوں نے پاکستان کے حصول کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا؟

خلافت راشدہ



حضرت عمر فاروقؓ یا ان کو مدینتہ کی گلیوں میں گشت کرتے تھے تاکہ کوئی بیوکا نہ سوئے۔ ایک خلیفہ پونڈ گے لباس میں دنیا کی عظیم ترین سلطنت چلا رہا تھا مگر اسے اپنے لباس کی نہیں بلکہ اپنی رعایا کی فکر تھی۔

پی وہ کردار تھا جس نے اسلام کو دلوں کا فاتح بنایا۔

پاکستان کا قیام محض ایک نفی سرحد کھینچنے کا نام نہیں تھا بلکہ ایک ایسے معاشرے کی بنیاد رکھنا تھا

جہاں انصاف، مساوات، دیانت، قانون کی بالادستی اور انسانی عزت و وقار کو بنیادی حیثیت حاصل ہو لاکھوں مسلمانوں نے اپنے گھر بار چھوڑے، ہزاروں نے جانوں کے نذرانے پیش کیے، ماؤں نے اپنے بیٹے کھوئے، بچوں نے یتیمی کا دکھ سہا اور خاندان بکھر گئے مگر ان سب کے دلوں میں ایک ہی امید تھی کہ آنے والی نسلیں ایک ایسے وطن میں سانس لیں گی جہاں ظلم کے بجائے عدل، استصال کے بجائے مساوات اور نفرت کے بجائے اخوت کا راج ہوگا۔

لیکن آج کے پاکستان کے حالات!

- بیش پرف گاڑیاں، درجنوں سیکوریٹی گاڈز
- سائبر بجائی گاڑیاں، سڑکیں بند
- ٹریفک میں گھنٹوں پھنسنے اور عام شہری کی ذلت و خواری
- بادشاہانہ مراعات، مفت پٹرول، سرکاری عیاشیاں
- عوام کیلئے بڑھتے ٹیکس، مہنگائی اور بیروزگاری



قرضوں کا بوجھ



قرض

ہم اربوں ڈالر کے قرضے لیتے ہیں تاکہ

- اشرافیہ کے پروٹوکول کا خرچ چل سکے
- مفت پٹرول، بلیٹ پروف گاڑیاں اور شاہانہ مراعات برقرار رہ سکیں
- آئی ایم ایف اور غیر ملکی بینکوں کے سخت ترین شرائط پر پلٹے گئے قرضے
- غریب عوام کے خون پینے سے اتارے جاتے ہیں۔

بوجھ کس پر ڈالا جاتا ہے؟

- بجلی کے بڑھتے بل
- گیس کے چارجز
- کھانے پینے کی اشیاء پر ٹیکس
- مہنگائی کا طوفان
- بے روزگاری اور غربت

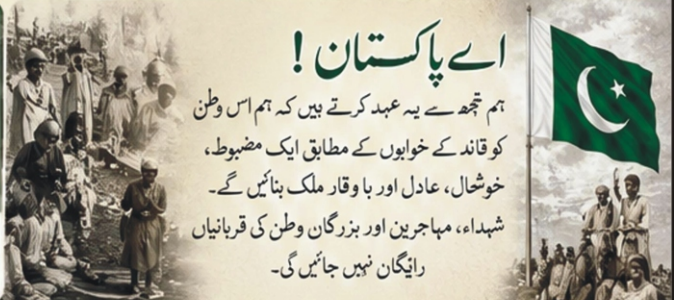


پاکستان کی عوام خرگوش کی نیند سوئی ہوئی ہے۔ جب عوام خاموشی اختیار کر لیتی ہے اور اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھانا بند کر دیتی ہے تو حکمران اپنی مرضی اور فرعونیت پر اترتے ہیں۔ پھر قدرت کا قانون حرکت میں آتا ہے، اور آسمان کے فیصلے بڑول اور سوئی ہوئی قوموں کے لیے عذاب کی شکل میں نازل ہوتے ہیں۔



اے پاکستان!

ہم تجھ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اس وطن کو قائد کے خوابوں کے مطابق ایک مضبوط، خوشحال، عادل اور باوقار ملک بنائیں گے۔ شہداء، مہاجرین اور بزرگان وطن کی قربانیاں رانگان نہیں جائیں گی۔



اس عظیم وطن کو پروٹوکول نہیں، خدمتِ خلق کی ضرورت ہے۔ قرضوں نہیں، خود کفالت کی ضرورت ہے۔

★ ★ سب مل کر وہ پاکستان بنائیں جس کا خواب ہمارے شہداء اور قائد نے دیکھا تھا۔ ★ ★